

ایمانداروں کے لیے ایک تنبیہ  
 نمبر: ۳۴۶۶  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ: جمعرات، ۸ جولائی، ۱۹۱۵  
 مقرر: سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن  
 بتاریخ: جمعرات کی شام، ۱۶ جون، ۱۸۷۰

"کوئی شخص تمہیں تمہارے انعام سے محروم نہ کرے۔"  
 کلسیوں ۲:۱۸

یہاں ایک اشارہ اُن انعامات کی طرف ہے جو یونانی کھیلوں کے دوڑنے والوں کو دئیے جاتے تھے۔ آغاز میں ہی یہ کہنا مناسب ہے کہ رسول پولس ہمیں بار بار اپنے استعاروں کے وسیلہ سے دوڑ کے میدان میں لے جاتا ہے۔ وہ بار بار ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم ایسے دوڑیں تاکہ انعام حاصل کریں، وہ ہمیں جدوجہد کرنے کو کہتا ہے، اور بعض اوقات "گشتی لڑنے" اور "مقابلہ کرنے" کی بات کرتا ہے۔

کیا یہ ہمیں یہ نہ سمجھا دے کہ مسیحی زندگی کس قدر شدید اور سنجیدہ چیز ہے؟ یہ کوئی خواب اور یا اتفاقی بات نہیں، نہ کوئی معمولی توجہ دینے کی چیز ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ہماری تمام طاقت کا تقاضا کرتا ہے، تاکہ جب ہم نجات پاتے ہیں تو ایک زندہ اصول ہمارے اندر رکھا جاتا ہے جو ہماری ساری توانائیوں کو بیدار کرتا ہے، اور ہمیں وہ توانائی بخشتا ہے جو پہلے کبھی نہ تھی۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ غفلت کے ساتھ آسمان تک پہنچا جا سکتا ہے، وہ بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ جہنم کا راستہ لاپرواہی ہے، لیکن آسمان کی راہ بالکل مختلف ہے۔  
 "اگر ہم ایسی بڑی نجات سے غفلت کریں تو کیونکر بچ نکلیں گے؟"  
 ذرا سی غفلت ہلاکت کو جنم دیتی ہے، مگر ہمارے آقا کے کلمات ہیں  
 تنگ دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کرو، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے داخل ہونے کی کوشش کریں گے مگر "قادر نہ ہوں گے۔"

کوشش تلاش سے بڑھ کر ضروری ہے۔  
 ہم دعا کریں کہ خُداوند کا رُوح القدس ہمیشہ ہمیں اس نجات کے معاملہ میں پوری سنجیدگی اور شدت عطا کرے۔  
 ہم اس کو کبھی دوسرے درجے کا معاملہ نہ جانیں، بلکہ سب چیزوں سے پہلے اور سب پر مقدم، خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کریں۔  
 ہم ہمیشہ کی زندگی کو تھام لیں — اور ایسی دوڑ دوڑیں تاکہ انعام حاصل کریں۔

میں یہ بات تمہارے دلوں میں بٹھانا چاہتا ہوں، کیونکہ میں خود بھی اور اپنے ایماندار بھائیوں میں بھی یہ بات مشاہدہ کرتا ہوں کہ ہم اکثر اس دنیوی زندگی کے معاملات میں زیادہ سرگرم ہوتے ہیں، بنسبت اُس آنے والی زندگی کے۔  
 ہم سب اس بات سے متاثر ہیں کہ آج کی مقابلہ بازی کے دور میں، اگر کوئی شخص غفلت برتے، تو وہ غربت کے رتھ کے نیچے کچلا جا سکتا ہے۔

اب کوئی شخص محض کمزور ہاتھ مار کر پانی پر قائم نہیں رہ سکتا، جیسا کہ ہمارے بزرگ کیا کرتے تھے۔  
 ہمیں جدوجہد کرنی پڑتی ہے — اور فانی روٹی کے لیے بھی محنت کرنی پڑتی ہے۔  
 کیا یہ ہو کہ یہ فانی دنیا ہماری ابتدائی سوچوں اور آخری فکروں کو اپنے اندر لے لے، اور آنے والی دنیا کو صرف کبھی کبھار یاد کیا جائے؟

انہیں!

ہم اپنے خُدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اور ساری طاقت سے محبت رکھیں — اور اپنے بدن، جان، اور رُوح کو مسیح کی خدمت کی قربان گاہ پر رکھیں — کیونکہ یہ سب ہماری معقول قربانیاں ہیں۔

اب رسول، اس آیت میں، ہمیں ایک تنبیہ دیتا ہے جو ہر حال میں ایک ہی مطلب رکھتی ہے، چاہے اسے جس طرح بھی سمجھا جائے۔

مگر یہ آیت کچھ مشکل ہے، اور اس کی کئی تفسیریں کی گئی ہیں۔  
 ان میں سے تین ایسی تشریحات ہیں جو لائق توجہ ہیں

— "کوئی شخص تمہیں تمہارے انعام سے محروم نہ کرے"  
رسول یہاں، اولاً، یہ مطلب لے سکتا ہے

I

کوئی شخص تم میں سے، جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہو، اس عظیم انعام سے محروم نہ کرے جو وفاداروں کے لیے آخری وقت میں تیار ہے۔

اب، اے میرے بھائیو، ہم میں سے اکثر نے مسیحی دوڑ کا آغاز کر لیا ہے، یا کم از کم ہم ایسا دعویٰ کرتے ہیں — مگر دوڑ شروع کرنے والوں کی تعداد انعام حاصل کرنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔  
"دوڑنے والے سب دوڑتے ہیں، مگر انعام صرف ایک پاتا ہے۔"  
"بہترے بلائے گئے، مگر تھوڑے چنے گئے۔"  
... بہت سے ابتدا کرتے ہیں

ظاہر ہے کہ کچھ لوگ مسیحی زندگی کی دوڑ میں شریک تو ہوتے ہیں، لیکن کچھ عرصہ بعد، اگرچہ وہ شروع میں خوب دوڑے، کوئی چیز انہیں سچائی کی تابعداری سے روک دیتی ہے، اور وہ ہم میں سے نکل جاتے ہیں کیونکہ وہ حقیقتاً ہم میں سے نہ تھے، کیونکہ اگر وہ ہمارے ہوتے تو بلا شک و شبہ ہمارے ساتھ قائم رہتے۔

اب چونکہ ہم نے دوڑ کا آغاز کیا ہے، تو ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ بعض لوگ انہیں گے اور ہمیں اس دوڑ کے میدان سے باہر کرنے کی کوشش کریں گے — صاف اور کھلی بدکاری سے، نہ کہ دلفریب باتوں یا چرب زبانی سے۔ کچھ ہمیں دو ٹوک الفاظ میں کہیں گے کہ دوڑنے کا کوئی انعام نہیں، کہ ہمارا دین محض دھوکہ ہے، کہ دنیوی لذتیں ہی دراصل تلاش کے لائق چیزیں ہیں، کہ جسمانی خوشیاں اور شہوات ہی سب کچھ ہیں، اور ہمیں اُن سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

ہم ملحد کو اُس کے طنز اور قہقہے کے ساتھ دیکھیں گے۔ ہم ہر طرح کے ایسے لوگوں سے سامنا کریں گے جو ہمیں رُو بہ رُو یہ کہیں گے کہ پیچھے ہٹ جاؤ، کیونکہ نہ کوئی فردوس ہے، نہ کوئی مسیح — یا اگر ہے بھی، تو اُسے پانے کی اتنی محنت کا فائدہ کچھ بھی نہیں۔

ایسے لوگوں سے خبردار رہو۔ اُن سے دلیرانہ مقابلہ کرو۔ اُن کی ہنسی کا کچھ خیال نہ کرو۔ اگر وہ تمہیں سنائیں، تو اسے اپنے لیے عزت جانو — کیونکہ ایذا رسانی دراصل وہ خراج ہے جو بدی، نیکی کو پیش کرتی ہے، اور حقیقت میں یہ عورت کی نسل کی پہچان ہے، جب سانپ کی نسل اُس کی ایڑی کو ڈسنا چاہتی ہے۔

مگر رسول تمہیں اُن لوگوں سے اتنی سختی سے خبردار نہیں کرتا جو اس کھلے طریق سے تمہارے سامنے آتے ہیں، کیونکہ اُسے یقین ہے کہ تم اُن کے خلاف ہوشیار رہو گے۔ بلکہ وہ ایک خاص تنبیہ اُن لوگوں کے خلاف کرتا ہے جو تمہیں "فریب" دینے کی کوشش کریں گے — یعنی وہ جو تمہیں راستہ سے ہٹکانے کی سعی کریں گے، مگر یہ ظاہر نہ کریں گے کہ وہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ظاہر کریں گے کہ گویا وہ تمہیں تمہارے حالیہ علم سے بہتر کوئی بات دکھانا چاہتے ہیں، یا کچھ ایسی تعلیم دینا چاہتے ہیں جو تم نے پہلے نہ سنی ہو — کچھ ایسا جو تمہاری موجودہ سچائی سے بہتر ہو۔

پولوس کے زمانے میں کچھ لوگ ایسے تھے جنہوں نے مسیحیوں کی توجہ خدا کی عبادت سے ہٹا کر فرشتوں کی پرستش کی طرف مبذول کر دی۔ وہ کہتے، "فرشتے مقدس مخلوق ہیں۔ وہ تمہاری نگہبانی کرتے ہیں — تمہیں اُن کا ادب سے ذکر کرنا چاہیے۔" پھر جب وہ مزید گستاخ ہوئے تو بولے، "تمہیں اُن سے مدد مانگنی چاہیے۔" اور پھر کچھ دیر بعد کہنے لگے، "تمہیں اُن کی عبادت کرنی چاہیے۔ انہیں شفاعت کرنے والا واسطہ بنانا چاہیے۔"

یوں قدم بہ قدم وہ ایک قدیم بدعت قائم کر گئے جو بہت برسوں تک کلیسیا میں رہی — اور جو اب بھی پوری طرح مٹی نہیں — اور یوں فرشتوں کی پرستش چپکے سے گھس آئی۔

اور آج کل بھی تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو کہیں گے، "وہ روٹی جو میز پر ہے، جب تم عشاءِ ربانی میں شریک ہوتے ہو،" "تو وہ مسیح کے بدن کی تمثیل ہے۔ لہذا تمہیں اُس روٹی کا بہت ادب کرنا چاہیے۔"

پھر وہ کچھ مزید دلیر ہو کر کہیں گے، "چونکہ وہ مسیح کی تمثیل ہے، تم اُسے سجدہ کر سکتے ہو، اُسے ویسے ہی عزت دو جیسے وہ خود مسیح ہو۔"

اور پھر نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ تمہیں اپنے تھوڑی کے نیچے ایک رومال رکھنا ہو گا، تاکہ کوئی ذرہ گر نہ جائے، یا یہ گناہ گنا جائے گا اگر پاک مے کا کوئی قطرہ تمہارے مونچھ پر لگ جائے۔

اور پھر وہ ہدایات آئیں گی جو اُن اخباروں میں چھپتی ہیں جو بلند کلیسیا کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں—ایسے احمقانہ احکام جو صرف بچوں کے کھیل کے قابل ہیں—کہ مقدس روٹی کیسے کھائی جائے، مقدس مے کیسے پی جائے—اور اس سادہ مسیحی عبادت کے "بہتری" کے بہانے بت پرستی کو گھسایا جائے گا—صاف، خالص بت پرستی۔

میں تم سے منت کرتا ہوں کہ پہلے ہی قدم سے خبردار رہو۔

یا شاید یہ کسی اور شکل میں تمہارے پاس آئے گا۔ کوئی کہے گا، "وہ جگہ جہاں تم عبادت کرتے ہو—کیا وہ تمہیں عزیز نہیں؟" وہ نشست جہاں تم بیٹھ کر کلام سنتے رہے، کیا وہ تمہارے دل کے قریب نہیں؟

"اور تمہاری فطری جبلت کہے گی، "ہاں، ہے۔"

"پھر بات کچھ اور آگے بڑھے گی: "وہ جگہ مقدس ہے—اُسے عبادت کے سوا کسی اور کام کے لیے استعمال نہ ہونا چاہیے۔"

"پھر کچھ اور آگے کہے گا، "اوہ! یہ تو خدا کا گھر ہے

اور یوں تم اُس تعلیم کے برخلاف یقین کرنے لگو گے جو تمہیں رُوح القدس نے بخشی ہے، یعنی کہ "خدا اُن عمارتوں میں نہیں

"رہتا جو آدمیوں کے ہاتھوں سے بنی ہیں۔"

اور آہستہ آہستہ تم مقام پرستی، ایام پرستی، روٹی پرستی، اور مے پرستی کی طرف مائل ہو جاؤ گے۔

"پھر تجھ سے یوں کہا جائے گا، "کیا تیرا خادم تجھے بارہا تسلی نہ دے چکا؟ پس تُو اُسے تعظیم دے—اُسے 'محترم' کہ۔"

پھر کچھ آگے بڑھ کر تُو اُسے "ابا" کہے گا۔

پھر کچھ اور فاصلہ طے کر کے وہ تیرا "اقرار سننے والا" ٹھہرے گا۔

اور پھر وہ تیرا "غیر مغلوب پاپا" بن جائے گا۔

یہ سب کچھ رفتہ رفتہ، درجہ بدرجہ ہوتا ہے۔

پہلا قدم تو بظاہر بالکل بے ضرر دکھائی دیتا ہے—گویا یہ ایک طرح کی رضا کارانہ فروتنی ہے۔

—تُو یوں ظاہر کرتا ہے جیسے تُو اپنے آپ کو فروتن کر رہا ہے، اور خدا کی خاطر ان باتوں کی تعظیم کر رہا ہے

—حالانکہ اصل مدعا یہ ہوتا ہے کہ تجھ سے خدا کی بجائے ان اشیاء کو تعظیم دلوائی جائے

"اور یہی وہ مقام ہے جہاں رسول کا یہ کلام پورا ہوتا ہے: "کوئی شخص تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"

—وہ تجھ پر اکثر اسی مگارانہ طریق سے حملہ کریں گے

روحانی لوگوں کی پرستش کی جگہ اور چیزوں کو سرفراز کر کے، تجھ سے انہیں واجب التعظیم منوا کر۔

—اسی طرح وہ دھیرے دھیرے تجھ پر ایک نئی طرز زندگی مسلط کرنے کی کوشش کریں گے

ایک ایسی روش جو مسیحی کی سچی زندگی سے جدا ہو۔

تُو جس نے یسوع پر ایمان لایا ہے، نجات پا چکا ہے۔

تیرے گناہ اُس کے نام کی خاطر معاف کیے گئے ہیں۔

تُو اُس کے پاس بار بار جاتا ہے تاکہ وہ تیرے قدم دھوئے، جیسا کہ اُس نے پطرس سے فرمایا

"جو غسل کر چکا ہے، اُسے فقط اپنے پاؤں دھونا لازم ہے، کیونکہ وہ سب کا سب پاک ہے۔"

"تُو اُس سے یوں دُعا کرتا ہے: "ہماری تقصیریں معاف کر، جیسے ہم بھی اپنے تقصیر کرنے والوں کو معاف کرتے ہیں۔"

لیکن کچھ لوگ آئیں گے اور تجھ سے کہیں گے کہ محض یسوع مسیح پر سادہ ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرنا شاید بہترین طریقہ

نہیں۔

کیا تُو تھوڑا آگے نہیں بڑھ سکتا؟

کیا تُو اُن تارک الدنیا لوگوں کی مانند زندگی نہیں گزار سکتا

جو اپنے جسم کو اس حد تک مارتے ہیں کہ آخر کار اُن میں گناہ باقی نہ رہتا، اور وہ خود میں کامل بننے لگتے ہیں؟

کیا تُو اپنی جان کی نگہبانی، کسی کاہن یا کسی "دوست" کے سپرد نہیں کر سکتا؟

اور کیا تُو ہر مقام کو مقدس اور ہر دن کو مقدس جاننے کی بجائے، ہفتے میں مخصوص دنوں کو روزہ رکھ کر

یہ یا وہ قاعدہ نہایت سختی سے بجا لا کر

قدیم کلیسیا کی "رائے عامہ"، یا "اینگلکنم ڈائریکٹوریٹ"، یا اُن پرانی کتابوں کی روشنی میں نہ چل سکتا ہے

جو یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ "ہزار برس پہلے یہی طریق تھا؟"

—ان تمام باتوں میں بڑی دانائی، قدامت، اور جمال کا ظاہری جلوہ ہو سکتا ہے  
 —ان میں ہر وہ چیز بظاہر موجود ہو سکتی ہے جو مقدس کہلانے کی اہل ہو  
 —اور اُن کے ساتھ وہ اسمائے مبارکہ بھی جڑے ہوں گے جن کا نام لینا بھی ادب سے خالی نہیں ہونا چاہیے  
 :لیکن رسول کی یہ پکار سن

"خبردار! کوئی تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"  
 —کیونکہ اگر وہ تجھے اس روزمرہ کی سادہ ایمان داری سے یسوع پر جینے سے ہٹا لے گئے  
 —اگر وہ تجھے اُس حالت سے ہٹا لیں جس میں تُو اپنے آپ کو روزانہ خطا کار سمجھ کر اُس پر تکیہ کرتا ہے  
 تو وہ تجھے تیرے انعام سے محروم کر دیں گے۔

—ایک اور فریق بھی ہے، جو تجھے تیرے انعام سے محروم کرنا چاہتا ہے  
 اور وہ خدا کے کلام کی سادہ سچائیوں کی جگہ نئے نظریات پیش کرتا ہے۔  
 —ایسے لوگ بھی ہیں جو اُس واعظ کو بہتر سمجھتے ہیں جسے وہ سمجھ نہ سکیں  
 اور جو اُس شخص سے بہت متاثر ہوتے ہیں جو لمبے الفاظ بولتا ہے۔  
 ،اور اگر اُس کی باتیں پیچیدہ ہوں، تو یہ نادان روحیں سمجھتی ہیں کہ چونکہ وہ اُس کی بات کا مطلب نہیں سمجھے  
 لہذا وہ شخص بہت دانا اور عالم ہو گا۔

—اور پھر جب وہ کوئی ایسی بات پیش کرتا ہے جو وہ سمجھ سکیں  
 —اگرچہ وہ اُن تعلیمات کے برخلاف ہو جو انہوں نے اپنی ماں کی گود یا باپ کی بائبل سے سیکھیں  
 تو وہ بہ آسانی اُس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔

—ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اب اپنا وقت صرف یہی کام کرنے میں گزارتے ہیں  
 ،نئے نظریات گھڑنے، نئے نظام بنانے میں  
 ،انجیل کا مغز نکالنے  
 ،اُس کا دل اور جان چھیننے  
 اور پیچھے فقط اُس کی کھال اور ہڈیوں کا ڈھانچہ چھوڑ دینے میں۔

،"خوشخبری کی زندگی اور روح اُن کی "علمیت"، اُن کی "فلسفہ  
 اُن کی "باریک بینی"، اور  
 —ہر چیز کو اس "روشنیوں سے لبریز انیسویں صدی" کے ترازو پر تولنے سے چھین لی گئی ہے  
 جسے غالباً ہم سب کو تسلیم کرنا ہے۔

:مگر یہ آواز آج بھی گونجتی ہے  
 "خبردار! کوئی تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"

پرانے سچ پر قائم رہ۔  
 یہ تمام فلسفوں سے زیادہ دیر پا ہو گا۔  
 پرانے طرزِ زندگی پر قائم رہ۔  
 یہ انسانی اختراعات سے زیادہ ثابت قدم رہے گا۔  
 مسیح کے ساتھ قائم رہ، کیونکہ تجھے کسی اور کی پرستش کی حاجت نہیں سوائے اُس کے۔

:رسول ہمیں یہ انتباہ دیتا ہے  
 "،خبردار! کوئی تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے"  
 یاد دلاتے ہوئے کہ یہ لوگ بڑی آسانی سے تجھے بہکا سکتے ہیں۔

وہ اپنے کردار کے وسیلے سے تجھے فریب دیں گے۔  
 ،کیا میں نے اکثر نوجوانوں کو یہ کہتے نہیں سنا کہ فلاں واعظ جو گمراہی کی باتیں کرتا ہے  
 "لیکن وہ تو بڑا نیک آدمی ہے؟"  
 !مگر یہ بات کچھ معنی نہیں رکھتی

،خواہ ہم یا کوئی فرشتہ آسمان سے کوئی اور خوشخبری سناوے، اُس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی  
 "وہ ملعون ٹھہرے۔"

اگر کسی انسان کی زندگی مسیح کی مانند ہے عیب بھی ہو، تو بھی اگر وہ تمہیں یسوع مسیح کی خوشخبری کے سوا کچھ اور سنائے، اُس کی ہرگز کچھ پروا نہ کرو۔ وہ محض بھیڑ کی کھال اوڑھے ہوئے ہے، اور باطن میں بھیڑیے کی مانند ہے۔

"بعض کہیں گے، "لیکن فلاں شخص تو بہت فصیح الکلام ہے  
آہ! اے بھائیو، وہ دن کبھی نہ آئے جب تمہارا ایمان آدمیوں کے کلام پر قائم ہو۔

آخر فصیح خطیب ہے ہی کیا، کہ وہ تمہارے دلوں کو قائل کرے؟  
کیا دنیا میں روزمرہ ہر بات کے لیے فصیح و بلیغ مقررین نہیں ملتے؟  
آدمی بُرائی کی حمایت میں نہایت عمدہ، رواں اور دلکش گفتگو کرتے ہیں  
،بلکہ بعض تو بُرائی کے لیے ایسے زور آور بیان دیتے ہیں  
جو ہمارے کمزور الفاظ سے سچائی کے لیے کبھی ممکن نہ ہوں۔

،مگر یہ الفاظ، الفاظ، اور فصاحت و بلاغت کے پھول  
یہ خطیبانہ رنگینیاں—کیا یہی چیزیں تھیں جنہوں نے تمہیں نجات دی؟  
،کیا تم اتنے نادان ہو کہ روح سے ابتداء کرنے کے بعد  
،گناہ کی سزا کا قائل ہو کر  
،سادگی سے مسیح کی طرف آ کر اُس پر بھروسہ رکھنے کے بعد  
اب تم ان شاعرانہ جملوں اور فصیح تقریروں کے سبب بہکائے جاؤ؟  
!خدا نہ کرے  
ایسی کسی بات سے نہ بہکنا۔

،پھر تمہیں یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ شخص صرف نیک اور فصیح ہی نہیں  
بلکہ نہایت سرگرم اور عاجز مزاج بھی معلوم ہوتا ہے۔  
،ہاں، قدیم زمانہ میں وہ لوگ جھوٹے انبیاء کے مانند خشن لباس پہنتے تھے تاکہ دھوکا دیں  
اور اس عبارت کے سیاق و سباق میں ہم باتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی مرضی کی فروتنی  
اور فرشتوں کی پرستش کے لیے مشہور تھے۔

،شیطان خوب جانتا ہے کہ اگر وہ سیاہ پوشی میں آئے تو پہچانا جائے گا  
،مگر اگر وہ نور کے فرشتہ کا لباس پہن لے  
،تو لوگ سمجھیں گے کہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہے  
اور یوں وہ دھوکا کھا جائیں گے۔

"تم اُن کے پھلوں سے اُنہیں پہچانو گے۔"  
،اگر وہ تمہیں انجیل نہ دیں  
،اگر وہ مسیح کو سر بلند نہ کریں  
،اگر وہ قیمتی خون کے وسیلہ سے نجات کی گواہی نہ دیں  
،اگر وہ یسوع کو بلند نہ کریں جیسے موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو بلند کیا  
،تو اُن سے کچھ سروکار نہ رکھو  
خواہ اُن کی بات کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

"کوئی شخص تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"

،اگر وہ تیرا رشتہ دار ہو  
،جسے تُو محبت کرتا ہے  
،جس پر تجھے تعظیم کا حق ہو  
،پھر بھی، کوئی شخص  
—خواہ اُس کی تقریر کتنی ہی پرکشش ہو یا اُس کا کردار کتنا ہی بلند ہو  
تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔

،یاد رکھو اے ایمان دارو  
اگر تم راہ کھو بیٹھو تو انعام بھی کھو دو گے۔

،دوڑنے والا بہت تیز بھی کیوں نہ دوڑے  
اگر وہ دوڑ میں نہ ہو تو انعام نہ پائے گا۔

،تُم جھوٹی تعلیمات پر بہت سرگرمی سے ایمان رکھ سکتے ہو  
مگر وہ جھوٹی ہی ثابت ہوں گی۔  
،تُم اپنی جان کو بے تھکن مشقت سے غلط دین کی پیروی میں لگا سکتے ہو  
مگر یہ تمہاری روح کے لیے ہلاکت کا باعث ہو گا۔

،یہ رائے عام پھیل چکی ہے کہ اگر کوئی شخص مخلص اور سرگرم ہو  
تو وہ ضرور صحیح راہ پر ہو گا۔  
:لیکن مجھے اجازت دو کہ یاد دلا دوں  
،اگر تُو نہایت اخلاص سے شمال کی طرف سفر کرے  
تو کبھی جنوب نہیں پہنچے گا۔  
،اگر تُو اخلاص سے زبر کھائے  
تو ضرور مرے گا۔  
،اگر تُو اخلاص سے اپنے عضو کو کاٹے  
تو زخمی ہو گا۔

،تجھے نہ صرف مخلص ہونا چاہیے  
بلکہ راستی پر بھی ہونا لازم ہے۔  
:اسی لیے ضروری ہے کہ یہ فرمان سن لے  
"کوئی شخص تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"

،رسول فرماتا ہے، "میں اُن کی بابت گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کے لیے سرگرم ہیں  
،مگر علم کے موافق نہیں  
،بلکہ وہ اپنی ہی راستبازی قائم کرنے کی کوشش میں ہیں  
"اور خدا کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے۔"

،آہ! خدا کرے کہ ہم فریب نہ کھائیں  
اور آخر کار آسمانی انعام سے محروم نہ ہوں۔

،مگر اب مجھے آگے بڑھنا چاہیے  
—خاص طور پر چونکہ شام کا نور ماند پڑتا جا رہا ہے  
میں امید کرتا ہوں کہ یہ آنے والی بارش کی نوید ہے۔

:اب اس عبارت کی ایک دوسری تعبیر بھی بیان کی جا سکتی ہے

||

"کوئی شخص تم پر حکومت نہ کرے۔":

یہ ترجمہ، یا اس سے ملتا جلتا مفہوم، فرانسیسی ترجمہ میں موجود ہے۔ ایک بزرگ مفسر نے اس عبارت کی تفسیر میں اسے اُن  
منصفوں سے منسوب کیا ہے جو دوڑ کے اختتام پر فیصلہ سناتے ہیں، اور بعض اوقات انعام ایسے شخص کو دے دیتے ہیں جو  
اُس کا حق دار نہ ہو، اور یوں وہ شخص جو حقیقتاً نیک دوڑ دوڑا، اپنے اجر سے محروم رہ جاتا ہے۔ اب دیکھو، اگرچہ کوئی  
شخص مسیح کے نہایت قریب ہو، تو بھی دنیا اُسے عزت دینے کی بجائے اُس کی مذمت کرے گی—اور اسی لیے رسول کی  
"نصیحت ہے: "کوئی شخص تم پر حکومت نہ کرے۔"

اور اے میرے بھائیو، میں تم سے نہایت دلیری سے عرض کرتا ہوں کہ اس نصیحت کو خاص طور پر اپنے طرز عمل کے بارے  
میں یاد رکھو۔

،اگر تم اپنے ضمیر میں سمجھتے ہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ درست ہے  
تو اس بات کی چنداں پروا نہ کرو کہ کون خوش ہوا اور کون ناخوش۔

اگر تمہارے دل میں یہ یقین ہے کہ تمہارا ایمان اور عمل خدا کے حضور مقبول ہیں  
تو یہ بات کہ وہ انسانوں کے نزدیک مقبول ہیں یا نہیں، بہت معمولی حیثیت رکھتی ہے۔  
تم انسان کے خادم نہیں ہو  
تم انعام کے لیے انسان کی طرف نہیں دیکھتے  
پس انسان کی رائے کی تمہیں کیا پروا؟

راست باز بنو اور خوف نہ کھاؤ۔  
مسیح کے نقش قدم پر چلو، چاہے جو کچھ بھی ہو۔  
انسان کی مدح پر جینا چھوڑ دو۔  
اُن کی تعریف تمہیں بلند نہ کرے  
تاکہ اُن کی ملامت تمہیں گرا نہ دے۔

اس بات میں کسی کو تم پر حکومت نہ کرنے دو  
بلکہ مسیح ہی کو اپنا مالک سمجھو  
اور اُسی کی مسکراہٹ کو اپنا انعام جان کر دیکھو۔

صرف طرز عمل ہی نہیں، بلکہ اعتماد کے باب میں بھی  
کسی کو تم پر حکومت نہ کرنے دو۔  
اگر تم یسوع مسیح پر توکل کرتے ہو  
تو بعض کہیں گے کہ یہ تو گستاخی ہے۔  
—انہیں کہنے دو کہ یہ گستاخی ہے  
"حکمت اپنے سب بچوں سے راست ٹھہرتی ہے"  
ایسے ہی ایمان بھی راست ٹھہرایا جائے گا۔

اگر تم خدا کے وعدہ کو تھام کر اُس پر آرام کرتے ہو  
تو کچھ لوگ تمہیں جنونی اور دیوانہ کہیں گے۔  
!انہیں کہنے دو  
جو اُس پر توکل کرتے ہیں، وہ ہرگز شرمندہ نہ ہوں گے۔  
نتیجہ تمہارے ایمان کو عزت دے گا۔

تھوڑا سا انتظار کرو  
شاید وہی جو آج تمہاری مذمت کرتے ہیں  
کل تعجب سے ہاتھ اٹھا کر کہیں  
"یہ خدا نے کیا کر دکھایا"  
تمہارا مسیح پر بھروسہ  
خصوصاً اے میرے عزیز نوجوان  
مجھے امید ہے کہ تمہارے رشتہ داروں کی مسکراہٹ پر منحصر نہیں۔  
اگر ایسا ہے، تو اُن کی تیوری تمہارا ایمان کچل دے گی۔

اپنے نجات دہندہ کے ساتھ  
مقدس اعتماد کی خاکسار راہ میں چلو  
اور اپنا ایمان انسان پر نہیں  
بلکہ خدا کی مسکراہٹ پر رکھو۔

کسی کو تم پر اس بات میں بھی حکومت نہ کرنے دو  
کہ وہ تمہاری نیتوں پر حکم چلائے۔  
انسان ہمیشہ نیک شخص کے افعال کی بدترین وجہ پیش کرنے پر مائل رہتا ہے۔  
یہ انسانی فطرت میں شامل ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی کو بھی درست نہ سمجھا جائے۔

اور اکثر نازک دل بہت رنجیدہ ہو جاتے ہیں  
جب اُن کے ارادوں کو غلط رنگ میں پیش کیا جائے

اور اُن کے اعمال کو ذاتی مفاد یا مکاری کی بنیاد پر قرار دیا جائے  
حالانکہ وہ خلوص سے مسیح کی خدمت کے طالب ہوتے ہیں۔

لیکن اے عزیزو، اس بات پر دل شکستہ نہ ہو۔  
—تم مسیح کے عدالت گاہ میں پیش کیے جاؤ گے  
آدمیوں کی چھوٹی عدالت گاہوں کی کچھ پروا نہ کرو۔

اپنے مالک کے کام میں دلیر ہو کر آگے بڑھو۔  
چاہے وہ تم پر داؤد کے بھائیوں کی مانند کہیں  
"اُتو اپنے غرور اور دل کی شرارت کے باعث جنگ دیکھنے آیا ہے"  
—تو تُو جا اور جُلّیات کا سر لا کر دکھا  
اور یہی تمہارا بہترین جواب ہو گا اُن لوگوں کے لیے جو تمہیں طنز کرتے ہیں۔

جب وہ دیکھیں گے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے  
اور وہی تمہیں فتح دے رہا ہے  
تو وہی لوگ جو آج تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں  
کل تمہیں عزت دیں گے۔

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ مسیحی کو آدمیوں کی عدالت کے خلاف  
ویسا ہی دلیری بھرا جواب دینا چاہیے جیسا داؤد نے دیا تھا  
جب میکمل بنت شاؤل باہر نکلی اور کہنے لگی  
"آج اسرائیل کا بادشاہ کیسا جلالی نظر آیا"  
"اجو اپنی کنیزوں کے سامنے برہنہ ہو گیا  
اور اُس نے کہا  
"یہ تو خداوند کے حضور تھا"  
"اور میں اس سے بھی زیادہ ذلیل بنوں گا۔

تمہاری نظر خدا پر ہو  
اور انسانوں کی نگاہوں کو بھول جاؤ۔  
یوں زندگی بسر کرو کہ  
خواہ لوگ تمہارے عمل کو جانیں یا نہ جانیں  
تمہیں پروا نہ ہو  
کیونکہ تمہارا کردار قیامت کے دن کی روشنی میں تاب لا سکے گا  
اور یوں دنیا کی تنقید تم پر اثر نہ کرے گی۔  
کسی انسان کو تم پر حکومت نہ کرنے دو۔

—اور اب، میں ایک اور پہلو سے عرض کروں  
کوئی انسان تمہاری ضمیر پر ایسا اثر نہ ڈالے کہ تم اُس کی پیروی کرو۔  
اے میرے عزیز سامعین  
اگر میں کبھی تمہاری عزت یا محبت پاؤں  
جس کی مجھے امید ہے  
تو بھی میری التجا ہے کہ تم محض اس لیے کسی بات پر ایمان نہ لاؤ کہ میں نے وہ کہی ہے۔  
اگر میں اُس تعلیم کو خدا کے کلام سے ثابت نہ کر سکوں  
تو اُسے رد کر دو۔

اگر وہ ہمارے خداوند اور آقا کی تعلیم کے مطابق نہیں  
—تو میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ میری پیروی نہ کرو  
مگر صرف اُسی حد تک پیروی کرو جس حد تک میں مسیح کی پیروی کرتا ہوں۔



اور یہی اصول ہر دوسرے شخص کے لیے ہو۔  
خُدا کی سچائی  
خُدا کا کلام  
—اور اُس کلام پر پاک روح کی شہادت  
بِس اُسی کی تلاش کرو  
اور اُس سے کم پر کبھی راضی نہ ہو۔

کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے،  
تو تمہارا ایمان صرف انسان کی حکمت پر قائم ہو گا  
اور جس انسان نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی  
جب وہ چلا جائے گا  
—تو شاید تمہارا ایمان بھی اُسی کے ساتھ جاتا رہے گا  
اُس وقت جب تمہیں اُس تسلی بخش قوت کی سب سے زیادہ ضرورت ہو گی۔

نہیں! کسی شخص کو تم پر حکومت نہ کرنے دو  
بلکہ مسیحی دوڑ میں ثابت قدمی سے آگے بڑھو  
نگاہِ یسوع پر رکھو  
اور صرف یسوع پر۔

اور اب، اس عبارت کا ایک تیسرا مفہوم بھی ہے۔  
یہ ایک خوش آئند امر ہے کہ اس تاریک رات میں واعظ کو اپنے مسودہ کی ضرورت نہیں  
کیونکہ اگر ایسا ہوتا  
تو شاید اُسی جگہ تقریر ختم ہو جاتی۔

مگر یہ ہے اگلا نکتہ:

"کوئی شخص تجھے تیرے انعام سے محروم نہ کرے۔"  
اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے

### III

- کوئی شخص تم کو اُس موجودہ اجر سے محروم نہ کرے جو مسیحی ہونے میں حاصل ہے۔

کوئی تمہیں اُس تسلی و راحت سے محروم نہ کرے جو ایمان کے وسیلہ سے تمہیں حاصل ہونی چاہیے۔  
اے عزیز بھائیو! اگر ہم مسیح پر ایمان رکھتے ہیں  
تو آج کے دن ہم پورے طور پر معاف کیے گئے ہیں۔  
خدا کی کتاب میں ہمارے خلاف کوئی گناہ قلم بند نہیں۔  
ہم مکمل طور پر راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔  
یسوع مسیح کی راستبازی ہمیں سر سے پاؤں تک ڈھانپے ہوئے ہے  
اور ہم خدا کے حضور ایسے کھڑے ہیں  
گویا ہم نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

پس، کوئی شخص تمہیں اس اجر سے محروم نہ کرے۔  
کسی کی باتوں سے یہ شبہ دل میں نہ آنے دو  
کہ جو ایمان دار مسیح میں ہے وہ مکمل نہیں۔  
اس سچائی کو مضبوطی سے تھامے رکھو  
اور جب تم اسے تھامو، تو اُس میں خوشی بھی پاؤ۔  
اور اُس انسان سے بھی، یعنی اپنے آپ سے  
جس سے تمہیں سب سے زیادہ ڈر ہے  
فریب نہ کھاؤ۔

اگرچہ ضمیر ملامت کرے،  
 اگرچہ بظاہر شک کے بے شمار اسباب ہوں،  
 تو بھی اگر تم یسوع پر ایمان لائے ہو،  
 تو جم کر کھڑے رہو اور کہو:  
 "پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں، اُن پر سزا کا حکم نہیں۔"  
 جو اُس پر ایمان لاتا ہے، وہ ملزم نہیں ٹھہرتا۔  
 میں نے ایمان لایا ہے، پس میں مجرم نہیں۔  
 اور وہ مجھے مجرم ٹھہرانے کی اجازت نہیں دے گا،  
 کیونکہ مسیح نے میرے گناہ اٹھا لیے ہیں  
 اور میں اُس میں پاک ٹھہرا ہوں۔

کوئی شخص تمہیں اُس روحانی احساس کے اجر سے محروم نہ کرے  
 کہ تم مسیح میں کامل ہو۔

پھر مزید یہ کہ  
 تم جو یسوع مسیح پر ایمان لائے ہو  
 مسیح میں محفوظ ہو۔  
 چونکہ وہ زندہ ہے  
 تم بھی زندہ رہو گے۔  
 کون ہم کو اُس محبت سے جدا کرے گا  
 جو خدا کی ہے اور مسیح یسوع ہمارے خُداوند میں ہے؟

اُس نے فرمایا ہے:  
 میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں"  
 اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی  
 "اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔

اب بعض تمہیں کہیں گے کہ تم محفوظ نہیں  
 اور یہ عقیدہ رکھنا خطرناک ہے۔  
 کوئی تمہیں اس اجر سے محروم نہ کرے۔  
 تم نجات پا چکے ہو۔  
 اگر تم اُس پر ایمان رکھتے ہو  
 تو وہ تمہاری حفاظت کرے گا  
 اور تم گاسکتے ہو  
 اب جو ہمیں گرا پڑنے سے بچا سکتا ہے"  
 اور اپنے جلال کے حضور  
 بے عیب اور نہایت خوشی سے پیش کر سکتا ہے  
 "اُسی کی تمجید ہو

اس مبارک سچائی کو مضبوطی سے تھامے رہو  
 کہ تم یسوع میں ہو  
 اور یسوع مسیح میں محفوظ ہو۔

تیسری برکت یہ ہے کہ  
 نہ صرف تمہیں معافی ملی  
 اور نہ صرف تم محفوظ ہو  
 بلکہ اس وقت بھی تم "محبوب" میں قبول کیے گئے ہو۔  
 خدا کے حضور تمہارا قبول کیا جانا  
 تم میں کسی خوبی یا شائستگی پر مبنی نہیں  
 بلکہ تم مسیح میں ہو  
 اور مسیح کی خاطر قبول کیے گئے ہو۔

اب بعض اوقات تم اس اجر سے محروم کیے جاؤ گے،  
 اگر تم اُس آواز کو سنو جو کہتی ہے  
 "مگر تجھ میں تو اب بھی گناہ پایا جاتا ہے"  
 تیری دعائیں ناقص ہیں  
 "اور تیرے اعمال داغدار ہیں"  
 ہاں، مگر کوئی شخص تجھے اس یقین سے محروم نہ کرے  
 کہ تُو، گناہگار ہونے کے باوجود  
 اب بھی مسیح یسوع میں مقبول ہے۔

خُداوند کرے کہ یہ یقین تمہارے دل میں جڑ پکڑے  
 اور جب تک تم زندہ ہو  
 کوئی شخص تمہیں تمہارے اجر سے محروم نہ کرے۔  
 تم اسی تسلی میں جیو  
 اور اُسی اطمینان میں مرو  
 اے عزیزو  
 یسوع مسیح کی خاطر۔  
 آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 افسیوں 4؛ 15:6

#### افسیوں 4

##### آیات 1-2

پس میں، جو خُداوند میں قید ہوں، تم سے منت کرتا ہوں کہ جس بُلانے کے لائق تم بُلائے گئے ہو، اُس کے شایان شان چال چلو۔  
 کمال فروتنی اور نرمی کے ساتھ، تحمل اور محبت سے ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے۔  
 یہ ایک محبت بھرا بُلانا ہے۔ محبت سے چلو۔ یہ خُدا کا جھک جانا ہے جس نے تمہیں بلایا۔ سو تم بھی خاکسار بنو۔ وہ نرمی سے  
 "محبت کرنے والا خُدا ہے—پس تم بھی نرم دل ہو، اور "محبت میں ایک دوسرے کو برداشت کرو۔"

##### آیات 3-6

روح کی یگانگت کو صلح کے بندھن میں قائم رکھنے کی کوشش کرو۔ ایک بدن ہے اور ایک روح، جیسے تم ایک ہی امید کے  
 ساتھ بُلائے گئے ہو۔ ایک خُداوند، ایک ایمان، ایک بپتسمہ؛ ایک خُدا اور سب کا باپ، جو سب کے اوپر ہے، اور سب کے وسیلہ،  
 اور سب میں موجود ہے۔  
 پس یگانگت کے لیے کوشش کرو۔ افسوس اُن پر جو ایمانداروں کو جدا کرتے ہیں—جو باہمی محبت کو چھین لیتے ہیں—جو  
 دوسرا کوئی خوشخبری قائم کرتے ہیں جو حقیقت میں کوئی اور نہیں، یا مسیح کے بدن کی یگانگت کو کسی طور نقصان پہنچاتے  
 ہیں۔

##### آیت 7

لیکن ہم میں سے ہر ایک کو مسیح کی بخشش کی پیمائش کے مطابق فضل دیا گیا ہے۔  
 یہ نہیں کہ خُدا بخالت سے دیتا ہے، بلکہ وہ ہماری قابلیت کے مطابق دیتا ہے۔ ہم سب کی طرفی ایک سی نہیں، کیونکہ ہم سب کو  
 ایک ہی خدمت کے لیے مقرر نہیں کیا گیا۔ پس خُدا ہم میں سے ہر ایک کو اتنا فضل دیتا ہے جتنا ہم قبول کرنے کے لائق ہوں۔  
 "خُداوند ہمارے دلوں کو کشادہ کرے تاکہ ہم اُس کے فضل کی زیادہ معموری پا سکیں—"مسیح کی بخشش کے اندازہ کے موافق۔

##### آیات 8-10

اسی سبب وہ کہتا ہے، "جب وہ اُونچائی پر چڑھا، اُس نے قید کو قیدی بنا لیا، اور آدمیوں کو بخششیں دیں۔" (اور یہ کہ وہ چڑھا،  
 کیا مطلب رکھتا ہے، سوا اِس کے کہ وہ پہلے زمین کے نچلے حصّوں میں اُترا؟ جو اُترا وہی ہے جو سب آسمانوں سے اوپر  
 چڑھا تاکہ سب چیزوں کو معمور کرے۔)

اب وہ بخششیں کیا تھیں؟ اُس نے آسمان کی طرف فتح مندی سے صعود فرمایا۔ جیسے رومی فاتحین اپنی فتح کی علامت کے  
 طور پر سونا چاندی لوگوں میں بانٹتے تھے، ویسے ہی مسیح نے جب اُونچائی پر چڑھا، تو بنی آدم پر بخششیں نچھاور کیں۔ اور  
 وہ بخششیں کیا تھیں؟ وہ انسان تھے، کیونکہ انسان خُدا کی ملکیت ہیں—سب سے پہلے وہ انسان، یعنی مسیح یسوع، اور پھر وہ  
 جنہیں وہ اپنے کام کے لیے برگزیدہ کرتا ہے۔

### آیات 11-13

اور اُس نے بعض کو رسول ٹھہرایا، اور بعض کو نبی، اور بعض کو مُبَشِّر، اور بعض کو چرواہے اور اُستاد؛ تاکہ مقدسوں کو کامل کیا جائے، خدمت کے کام کے لیے، اور مسیح کے بدن کے بناؤ کے لیے؛ جب تک ہم سب ایمان اور خُدا کے بیٹے کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں، اور کامل انسان نہ بنیں، یعنی اُس قامت کو نہ پہنچیں جو مسیح کی معموری کے مطابق ہے۔ ہم ابھی اُس درجے پر نہیں پہنچے۔ پس ہمیں تعلیم کی ضرورت ہے۔ ہمیں تعمیر کی حاجت ہے، اور خُدا اپنی مرضی اور تدبیر سے کلیسیا کو مبشر، چرواہے اور معلم عطا کرتا ہے۔ بعض وقت ایسے چرواہے ہوتے ہیں جنہیں خُدا نے نہیں بھیجا، اور بعض وہ ہیں جو اپنے آپ کو مبشر کہلاتے ہیں حالانکہ وہ کبھی بلانے ہی نہ گئے۔ پس وہ کلیسیا کے لیے خُدا کی طرف سے بخشش نہیں، بلکہ اُس کی توانائی کا زیاں ہیں۔ لیکن اگر خُدا نے کسی کو دیا ہے، تو وہ شخص کلیسیا کے لیے بے بہا خزانہ ہے۔

### آیات 14-16

تاکہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں، جو ہر تعلیم کی آندھی سے جھولتے اور آدمیوں کی چالاکی اور فریب کی چالوں سے دھوکہ کھاتے ہیں؛ بلکہ محبت میں سچ بولتے ہوئے اُس میں ہر بات میں ترقی کریں جو سر ہے، یعنی مسیح؛ جس سے سارا بدن ایک ساتھ جوڑا گیا اور ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے، اور ہر جوڑا اپنے اپنے حصے کے موافق کام کر کے بدن کی ترقی اور محبت میں اپنی تعمیر کرتا ہے۔ اے بھائیو! دیکھو، ہم میں سے ہر ایک کو بدن میں اُس کے مقام پر رکھا گیا ہے تاکہ وہ تمام بدن کے لیے کچھ کر سکے۔ بدن کا کوئی عضو اپنے لیے نہیں جیتا، بلکہ وہ تب ہی صحت مند ہوتا ہے جب وہ تمام بدن کی بھلائی کا وسیلہ بنے۔ ہم کچھ بھی نہیں، جب تک کہ ہم خُدا کے باقی لوگوں سے نہ جُڑے ہوں، اور خاص طور پر اُس جلالی سر سے نہ جُڑے ہوں جو مسیح ہے۔

### آیات 17-19

پس میں یہ کہتا اور خُداوند میں گواہی دیتا ہوں کہ اب سے تم اُن غیروں کی مانند نہ چلو جو اپنے باطل خیالوں میں چلتے ہیں؛ جن کی سمجھ آندھی ہو چکی ہے، اور جو جہالت کی وجہ سے جو اُن میں ہے اور دل کی سختی کے باعث خُدا کی زندگی سے جدا ہیں؛ جو بے حس ہو کر نفس پرستی کے حوالے کر دیے گئے تاکہ ہر قسم کی ناپاکی کو لالچ کے ساتھ کریں۔ ایسا کام مسیح کے بدن کا کوئی رُکن نہ کرے گا۔ کیونکہ سر پاک ہے، پس اُس کی طرف سے روانہ ہونے والی پاک روح کے وسیلہ سے اعضا بھی مقدس ہوں گے۔

### آیت 20

لیکن تم نے مسیح کو اس طرح نہیں سیکھا۔ کیا خوبصورت فقرہ ہے! یہاں یہ نہیں فرمایا، "تم نے مسیح کی تعلیم سیکھ لی"، یا "مسیح کا حکم پڑھا"۔ اگرچہ وہ بھی سچ ہے۔ بلکہ فرمایا، "تم نے مسیح کو سیکھا۔" ہمارا نصاب مسیح ہے۔ جس کی نقل کرنی ہے وہ مسیح ہے۔ جس صورت میں ڈھلنا ہے، "وہ مسیح کی ہے۔" تم نے مسیح کو ایسا نہیں سیکھا۔

### آیات 21-22

اگر تم نے اُس کی سُننی ہے اور اُس میں تعلیم پائی ہے جیسا کہ سچائی یسوع میں ہے؛ تو اپنے پہلے چال چلن کے مطابق اُس پُرانے انسان کو اُتار ڈالو، جو فریب دینے والی خوابشوں کے سبب سے خراب ہوتا جاتا ہے۔ تم نے اُس سے چھٹکارا پا لیا ہے۔ جیسے کوئی گداگر اپنے پرانے چیتھڑے اُتار دیتا ہے جب اُسے نئی پوشاک ملے، ویسے ہی تم نے پُرانا انسان اُتار دیا۔

### 23

- اور اپنی عقل کی روح میں نئے بنو۔

### 24

- اور اُس نئے انسان کو پہن لو، جو خُدا کے مطابق راستبازی اور سچی پاکیزگی میں پیدا کیا گیا ہے۔

### 25

- پس جھوٹ کو ترک کر کے ہر ایک اپنے پڑوسی سے سچ بولے، کیونکہ ہم ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔

جیسے آنکھ سر کو دھوکہ نہیں دیتی، ویسے ہی بدن کا کوئی عضو دوسرے کو فریب نہیں دیتا۔ اگر پاؤں کو کسی پھندے کا احساس ہو، تو وہ سارے بدن کو آگاہ کرتا ہے تاکہ گمراہی سے بچ جائے۔ اگر نتھنے کو بدبو محسوس ہو، تو وہ بدن کو خبردار کرتا ہے تاکہ وہ ضرر رساں بُو سے بچ سکے۔ بدن اپنے آپ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ پس اگر ہم ایک دوسرے کے اعضا ہیں، تو جھوٹ ہم پر مکروہ ہونا چاہیے۔ اُس کی کوئی بھی صورت ہمیں گوارا نہ ہو، بلکہ نفرت انگیز ہو۔

- غضبناک ہو، مگر گناہ نہ کرو۔ تمہارے غصہ پر سورج غروب نہ ہونے پائے۔  
 کبھی کبھی غصہ واجب ہے۔ جو آدمی کبھی غضبناک نہیں ہوتا، اُس کے اندر یقیناً کوئی پختہ یقین نہیں ہوتا؛ کیونکہ جو بدی پر غصہ نہیں کرتا، اُسے نیکی پر خوشی بھی نہیں ہو سکتی۔ لیکن غصہ اُس گتے کی مانند ہے جو اکثر غلط شخص کو کاٹتا ہے۔ پس تم غضب کرو، پر گناہ نہ کرو۔  
 غصہ آگ کی مانند ہے۔ اُسے رات کو بجھا دو۔ "اپنے غصہ پر سورج غروب نہ ہونے دو۔" اگر وہ دن کے وقت بھڑک اُٹھے تو اُسے چولہے میں رکھو۔ اُسے اُس کی مناسب جگہ پر رہنے دو، کیونکہ اگر آگ غلط جگہ بھڑک اُٹھے تو وہ گھر کو خاکستر کر دے، اور آدمی خود بھی ہلاک ہو جائے۔  
 اگر تم کبھی غضب کرو، جیسا کہ بعض اوقات لازم ہے، "غضب کرو پر گناہ نہ کرو؛ اور اپنے غصہ پر سورج غروب نہ ہونے دو۔"  
 کہا جاتا ہے کہ بعض زہریلے کیڑے تب تک نہیں مرتے جب تک سورج غروب نہ ہو۔ پس غصہ کی چُہن سورج کے ساتھ ڈھل جائے۔ شام کو آگ بجھا دو۔ اُسے رات بھر نہ دہکاؤ، تاکہ صبح کو بھڑکنے کو تیار نہ ہو۔ اُسے بجھا دو، مبادا ہمارا غصہ دشمنی بن جائے، اور دشمنی بغض میں تبدیل ہو۔

- اور ابلیس کو جگہ نہ دو۔  
 وہ دروازے پر گھات میں ہے۔ اگر تم اُسے جگہ دو، تو وہ اندر آ جائے گا۔ اور یہ بہت سہل ہے۔ یعنی اُس کے لیے موقع مہیا کرنا۔ "ابلیس کو جگہ نہ دو۔"  
 سُست اور کابل لوگ اُسے موقع دیتے ہیں، لیکن جو مشغول، دعائیہ اور خُدا کے حضور میں رہتے ہیں، وہ اُسے بھگاتے ہیں۔ پس ابلیس کو کوئی جگہ نہ دو۔

— جو چُرانا تھا، اب اور نہ چرائے؛ بلکہ محنت کرے  
 دیانتدار مشق محنت، چوری کی تریاق ہے۔

- اپنے ہاتھوں سے وہ کام کرے جو نیک ہو، تاکہ اُس کے پاس کچھ ہو کہ حاجتمند کو دے سکے۔ (دوسرا حصہ)  
 !کیا شاندار تبدیلی ہے۔ چور سے صدقہ دینے والے تک  
 ہم شاید یوں کہتے، "جو چُرانا تھا، اب نہ چرائے، بلکہ محنت کر کے اپنے لیے رزق فراہم کرے۔" اور یہ بھی اچھا خیال ہے۔  
 "مگر رسول کہتا ہے، "محنت کرے، تاکہ دے سکے۔"  
 میں حیران ہوں کہ کتنے مسیحی، حتیٰ کہ دعویٰ کرنے والے بھی، اس بات کو سوچتے ہیں کہ محنت کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم دیں؟  
 بعض سمجھتے ہیں کہ مقصد ہے کہ ہم رکھ سکیں، یا جمع کر سکیں۔ مگر مسیح اپنے رسول کے ذریعے ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم محنت کریں تاکہ حاجتمند کو دے سکیں۔

— کوئی سڑا ہوا کلام تمہارے منہ سے نہ نکلے  
 اصل میں "سڑا ہوا" لفظ ہے۔ کوئی ایسی بات نہ ہو جو پاک دل کو نقصان پہنچائے۔  
 نہ کوئی بے لذت بات ہو؛ نہ کوئی جھوٹ؛ نہ بہتان؛ نہ ایسی بات جو میرے ہمسایہ کو ضرر پہنچائے۔  
 "کوئی سڑا ہوا کلام تمہارے منہ سے نہ نکلے۔"  
 "کچھ لوگ کہتے ہیں، "جو سوچا، وہی کہہ دو۔"  
 نہیں، ہرگز نہیں! اگر تم نے بُرا سوچا، تو وہ تمہیں نقصان دے گا۔ لیکن اگر تم نے اُسے کہہ دیا، تو وہ دوسروں کو ضرر دے گا۔  
 اگر تمہارے پاس زہر کی بوتل ہو، تو بہتر ہے کہ اُس کا ڈھکنا بند رہے۔ اگر کوئی اُسے پی لے تو ہلاک ہو جائے گا۔  
 "پس، "تمہارے منہ سے کوئی سڑا ہوا کلام نہ نکلے۔"

- بلکہ وہی جو اصلاح کے لیے مفید ہو، تاکہ سننے والوں پر فضل ہو۔

- اور خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو، جس سے تم مخلصی کے دن کے لیے مہر کیے گئے ہو۔  
ہر طرح کی تلخی، غضب، قہر، چلانا، اور بدگوئی تم سے دور کی جائے، اور ہر طرح کی بدخواہی بھی۔

- تو رسول کیوں "شور و غوغا" کا ذکر کرتا ہے؟ اس لیے کہ جب لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو عموماً بلند آواز سے بولتے ہیں؛ اور میرا یقین ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لہجے کو سنوار لے، اور عہد کرے کہ جب وہ برا فروختہ یا مشتعل ہو تو معمولی آواز سے بلند نہ بولے، تو یہ اُس کے غیظ و غضب کے اُبال کو قابو میں رکھنے میں بہت مددگار ہوگا۔  
اسی لیے رسول فرماتا ہے، "ہر طرح کی تلخی، اور قہر، اور غضب، اور شور و غوغا، اور بدگوئی تم میں سے دور کی جائے،  
"ہر طرح کی بُرائی کے ساتھ۔"

- اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربان ہو، رحم دل اور ایک دوسرے کے قصور کو معاف کرنے والے، جیسے خُدا نے بھی مسیح کی خاطر تمہارے گناہ معاف کیے۔

#### افسیوں باب 6

- اے بچو، خُداوند میں اپنے ماں باپ کا حکم مانو، کیونکہ یہ واجب ہے۔  
یہ فطری طور پر موزوں ہے اور خُدا کی نظر میں پسندیدہ۔

۔۔ "اپنے باپ اور ماں کی عزت کر" (یہ وہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے)

- "تاکہ تیرا بھلا ہو، اور تُو زمین پر عمر دراز ہو۔"

- اور اے باپوں، اپنی اولاد کو غصہ دلانے کا باعث نہ بنو، بلکہ اُن کی پرورش خُداوند کی تربیت اور نصیحت سے کرو۔  
کیونکہ یہ فرائض ایسے ہیں جیسے پرندے کے دو پر، یا ترازو کے دونوں پلڑے۔ ہر طرف توازن قائم ہو۔  
بچوں کی ذمہ داری ہے، مگر والدین کی بھی ایک ذمہ داری ہے۔

- اے نوکرو، جو جسم کے لحاظ سے تمہارے مالک ہیں، اُن کے تابع رہو، ڈر اور لرز کے ساتھ، دل کی سادگی میں، گویا مسیح کے لیے۔

- محض ظاہری خدمت نہ کرو، جیسے آدمیوں کو خوش کرنے والے، بلکہ مسیح کے بندے بن کر، دل سے خُدا کی مرضی پوری کرو۔

- خُداوند کے لیے، نہ کہ آدمیوں کے لیے، خوش دلی سے خدمت کرو۔

8

- جان لو کہ جو نیکی کوئی کرے، وہی خُداوند کی طرف سے پائے گا، خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔

9

- اور اے مالکو، تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو، اور دھمکانے سے باز رہو، یہ جان کر کہ تمہارا بھی مالک آسمان پر ہے، اور اُس کے ہاں کسی کی طرفداری نہیں۔

یاد رکھو، ہم اکثر خُدام کے فرائض کا ذکر سنتے ہیں، آئیے کچھ مالکان کے فرائض بھی سنیں۔  
"اے مالکو، تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔"

9

- دھمکانے سے باز رہو، یہ جان کر کہ تمہارا مالک آسمان پر ہے، اور اُس کے نزدیک کسی کی طرف داری نہیں۔ (دوسرا حصہ)  
!کس قدر خوبصورتی سے انجیل کی اخلاقی تعلیمات متوازن ہیں  
مسیح میں ہماری برابری ہمیں ناجائز آزادی نہیں دیتی کہ خادم اپنے آقا کے تابع نہ رہے، یا بچہ والدین کا فرمان بردار نہ ہو۔  
اور نہ ہی اختیار رکھنے والوں کو ظلم کی کوئی اجازت دی گئی ہے۔  
بلکہ خُدا کا فضل سکھاتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں، جیسا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہو۔

10

۔۔ آخر میں، اے میرے بھائیو، خُداوند میں مضبوط بنو  
تم راستی پر قائم نہیں رہ سکتے، اگر تم مضبوط نہ ہو۔  
جب تک تمہارے اندر اصولوں کی ریڑھ کی ہڈی نہ ہو—جب تک روح القدس تم میں رہ کر تمہیں روحانی طاقت نہ دے—تب تک تم نیکی پر قائم نہیں رہ سکتے۔  
"آخر میں، میرے بھائیو، خُداوند میں مضبوط بنو۔"

11

۔۔ اور اُس کی قدرت کے زور میں زور آور بنو۔ خُدا کے سب ہتھیار پہن لو  
پہلے مضبوط بنو، پھر ہتھیار پہنو۔  
کمزور آدمی پر زور بیکار ہے، کیونکہ وہ اُسے سنبھال نہیں سکتا۔  
"جیسے کسی نے کہا،" یہ عمدہ ایجاد ہے، کیونکہ جو اُسے پہنے وہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، نہ خود چل سکتا ہے۔  
پس پہلے مضبوطی لازم ہے، مگر اپنی طاقت پر نہ بھروسہ کرو—بلکہ وہ ہتھیار پہنو جو خُدا نے دیے ہیں۔  
اور اگر تم طاقتور نہ ہو، تو ہتھیار بھی تمہیں کوئی فائدہ نہ دیں گے۔  
"خُدا کے سب ہتھیار پہن لو۔"

12

- تاکہ تم ابلیس کی چالاکیوں کے مقابل کھڑے رہ سکو۔ کیونکہ ہمارا مقابلہ خون اور جسم سے نہیں، بلکہ حکومتوں سے، اختیارات سے، اس تاریکی کی دنیا کے حاکموں سے، اور آسمانی مقاموں میں شرارت کی روحانی فوجوں سے ہے۔

13

- اس لیے خُدا کے سب ہتھیار باندھ لو، تاکہ اُس بُرے دن میں مقابلہ کر سکو، اور سب کچھ پورا کر کے قائم رہ سکو۔  
یعنی اپنی جگہ پر قائم رہو—کسی بات میں پیچھے نہ ہٹو۔  
اور مبارک ہے وہ مرد جس کا نام "قائم رہنے والا" ہے، اور جس کا عمل ہے "قائم رہنا"—"سب کچھ کرنے کے بعد بھی قائم رہنا۔"

14

۔۔ پس قائم رہو، اور اپنی کمر کو سچائی سے باندھو

کوئی چیز تمہارے جامہ ایمان کو اس قدر مضبوطی سے نہ باندھے گی اور درست نہ رکھے گی، جتنا کہ اخلاص اور راستی کا پٹکا۔  
اگر ہم سچے نہیں، تو چاہے اور کچھ بھی ہوں، ہم محض ڈھیلے لباس والے ہیں؛ اور انجام کار خرابی میں پڑیں گے۔  
”اور اپنی کمر کو سچائی سے باندھے رکھو۔“

## 14

۔ اور راستبازی کا خول سینہ پر پہنے رہو۔  
کیا ہی عظیم حفاظتی پوشاک ہے، جب خدا تمہیں قدوس ٹھہراتا ہے، اور جب وہ اصول جو تیرے دل کو ڈھانپتا اور تیرے اعضا کو بچاتا ہے، وہ راستبازی ہو۔

## 15

۔ اور اپنے پاؤں کو اس آمادگی سے ملبس کرو جو سلامتی کی خوشخبری کے لیے درکار ہے۔  
—دل میں سلامتی، خدا کے ساتھ صلح، آدمی سے میل ملاپ  
—سلامت دلی اور صلح پسندی  
ایسے جوتے کوئی اور نہیں۔  
، جس شخص کا دل شادمان ہو، وہ سفر میں میلوں پر میل طے کر لیتا ہے  
لیکن بوجھل دل والا آبستہ خرام ہے۔  
”اور اپنے پاؤں کو اُس تیاری سے ملبس کرو جو سلامتی کی بشارت کے لائق ہے۔“